"وَمَا يَنۡطِقُ عَنِ الۡهَوٰى" کا قرآنی مفہوم

ڈاکٹر شاکر حسین خان
وزٹنگ فیکلٹی ممبر، شعبہ علوم اسلامی، جامعہ کراچی

Abstract

Allah,the Almighty,have mentioned in Surah-Najam (3-4)that Hazrat Muhammad(PBUH) does not say any thing on his own.He Conveys what ever he is asked by Allah i.e.whatever he says is divine command(a revelation).The popular interpretations of this ayat is asually out of context i.e.the reason ayat was revealed for.The writer in this concise paper,have tried to represent the actual context of the ayat and supplemented it with differnent references and additional ayat's.(The reveleation mentioned in the ayat)meant to address the Quran only,not any other book.

Our scholars have usually takes this ayat in the context of Hadith.Some times to highlight the importance of Hadith,this ayat is used as reference i.e.Hadith is divine command as Quran which, I tried to explain is out of context.

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَمَا يَنۡطِقُ عَنِ الۡهَوٰى ۔ اِنۡ هُوَ اِلَّا وَحۡىٌ يُّوۡحٰى (۱)

مولانا محمد فتح محمد خان جالندھری ان آیات کریمہ کا ترجمہ کرتے ہیں:

"اور نہ خواہش نفس سے منہ سے بات نکالتے ہیں یہ (قرآن) تو حکم اللہ ہے جو (ان کی طرف) بھیجا جاتا ہے۔" (۲)

سید مودودیؒ سورہ نجم کے زمانہ نزول کے حوالے سے تحریر کرتے ہیں:

"یہ قرآن مجید کی وہ پہلی سورہ ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے قریش کے ایک مجمع عام میں سنایا تھا مجمع میں کافر اور مومن سب موجود تھے۔ یہ سورہ رمضان سن ۵ نبوی میں نازل ہوئی ہے۔ ابتدائے بعثت کے بعد سے پانچ سال تک رسول اللہ ﷺ صرف نجی صحبتوں اور مخصوص مجلسوں ہی میں اللہ کا کلام سنا سنا کر لوگوں کو اللہ کے دین کی طرف دعوت دیتے رہے تھے اس پوری مدت میں آپ ﷺ کو کبھی کسی مجمع عام میں قرآن سنانے کا موقع نہ مل سکا تھا۔ کیوں کہ کفار کی سخت مزاحمت اس میں مانع تھی۔ ان کو اس امر کا خوب اندازہ تھا کہ آپ ﷺ کی شخصیت اور آپ ﷺ کی تبلیغ میں کس بلا کی کشش اور قرآن مجید کی آیات میں کس غضب کی تاثیر ہے۔ اس لیے وہ کوشش کرتے تھے کہ اس کلام کو نہ خود سنیں نہ کسی کو سننے دیں۔ (۳)

مذکورہ تفسیر سے معلوم ہوا کہ آیت مذکورہ مکی ہے۔ وحی سے مراد قرآن کریم ہے اور اس کے منکر مشرکین مکہ ہیں یعنی قرآن کریم کی مخالفت کرنا مشرکین مکہ کا وطیرہ تھا۔ مشرکین کہتے کہ انہیں کوئی یہ کلام سکھاتا ہے۔ اس بات کو قرآن کریم نے اس طرح بیان فرمایا ہے:

اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ (۴)

"وہ کہتے ہیں کہ انہیں تو یہ قرآن ایک انسان سکھاتا ہے۔" (۵)

اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اَلرَّحْمٰنُ ۔ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ (۶)

"رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا۔" (۷)

یعنی جو وحی کی جاتی ہے وہ قرآن ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو قرآن کریم سکھاتا ہے۔ علامہ سید نعیم الدین مراد آبادی آیت مذکورہ کی تفسیر کے تحت رقم طراز ہیں:

"کفار مکہ نے کہا رحمٰن کیا ہے؟ ہم نہیں جانتے؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے "الرحمٰن" نازل فرمائی کہ رحمٰن جس کا تم انکار کرتے ہو وہی ہے جس نے قرآن نازل فرمایا اور ایک قول یہ ہے کہ اہل مکہ نے جب کہا محمد ﷺ کو کوئی بشر سکھاتا ہے تو یہ آیت نازل ہوئی اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا کہ رحمٰن نے قرآن اپنے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ کو سکھایا۔" (۸)　　　(خزائن العرفان)

مذکورہ تفسیر سے معلوم ہوا یہ آیات اور سورہ مکی ہے۔ ان آیات کے ذریعے مشرکین مکہ کو باور کرایا جا رہا ہے کہ رحمٰن وہ ہے جس نے محمد ﷺ پر قرآن کریم نازل فرمایا اور انہیں قرآن کریم سکھایا۔

قرآن کریم کا ایک صفاتی نام احسن الحدیث ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہوا:

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ (۹)

"اللہ نے اتاری سب سے اچھی کتاب کہ اول سے آخر تک ایک سی ہے دوہرے بیان والی اس سے بال کھڑے ہوتے ہیں ان کے بدن پر جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔"(۱۰)

علامہ نعیم الدین مراد آبادی آیت مذکورہ کے تحت رقم طراز ہیں:

"قرآن شریف جو عبارت میں ایسا فصیح و بلیغ کہ کوئی کلام اس سے کچھ نسبت ہی نہیں رکھ سکتا ہے۔"(۱۱)

مذکورہ آیت اور اس کی تفسیر سے واضح ہوا کہ احسن الحدیث سے مراد قرآن کریم ہے۔ علامہ مراد آبادی کے بقول:

"کوئی کلام اس سے کچھ نسبت نہیں رکھتا۔ وہ لوگ غور و فکر کریں جو انسانی کلام کو قرآن کریم کے مدمقابل کھڑا کرتے ہیں اور جو احسن الحدیث کے مدمقابل ہو وہ لہو الحدیث ہے۔"

جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہوا:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ ۖ وَّیَتَّخِذَهَا هُزُوًا (۱۲)

"اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں بے سمجھے اور اسے ہنسی بنالیں۔"(۱۳)

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی آیت مذکورہ کے تحت رقم طراز ہیں:

"لہو الحدیث" یعنی ایسی بات جو آدمی کو اپنے اندر مشغول کر کے ہر دوسری چیز سے غافل کر دے۔ لغت کے اعتبار سے تو ان الفاظ میں کوئی ذم کا پہلو نہیں ہے لیکن استعمال میں ان کا اطلاق بری اور فضول اور بیہودہ باتوں پر ہی ہوتا ہے۔ لہو الحدیث خریدنے کا مطلب یہ بھی لیا جا سکتا ہے کہ وہ شخص حدیث حق کو چھوڑ کر حدیث باطل کو اختیار کرتا ہے اور ہدایت سے منہ موڑ کر ان باتوں کی طرف راغب ہوتا ہے جن میں اس کے لیے نہ دنیا میں کوئی بھلائی ہے نہ آخرت میں لیکن یہ مجازی معنی ہیں حقیقی معنی اس فقرے کے یہی ہیں کہ آدمی اپنا مال صرف کر کے کوئی بیہودہ چیز خرید لے۔"(۱۴)

علامہ نعیم الدین مراد آبادی آیت مذکورہ کے تحت رقم طراز ہیں کہ:

"نضر بن حارث، جو تجارت کے سلسلہ میں دوسرے ملکوں میں سفر کیا کرتا تھا اس نے عجمیوں کی کتابیں خریدیں جن میں قصے کہانیاں تھیں وہ قریش کو سناتا اور کہتا کہ محمد تمہیں عاد و ثمود کے واقعات سناتے ہیں اور میں رستم و اسفندیار اور شاہان فارس کی کہانیاں سناتا ہوں۔ کچھ لوگ اس کی کہانیوں میں مشغول ہو گئے

اور قرآن پاک سننے سے رہ گئے۔" (۱۵)

مولانا مودودی لکھتے ہیں کہ:

"اور نے اس مقصد کے لیے گانے والی لونڈیاں بھی خریدی تھیں۔ جس کسی کے متعلق وہ سنتا کہ نبی ﷺ کی باتوں سے متاثر ہو رہا ہے اس پر اپنی لونڈی مسلط کر دیتا اور اس سے کہتا کہ اسے خوب کھلا پلا اور گانا سنا کر تیرے ساتھ مشغول ہو کر اس کا دل ادھر سے ہٹ جائے۔ یہ قریب قریب وہی چال تھی جس سے قوموں کے اکابر مجرمین ہر زمانے میں کام لیتے رہے ہیں۔" (۱۶)

مذکورہ آیت و تفسیر سے معلوم ہوا کہ آیت مذکورہ مکی ہے اور مکہ ہی میں قرآن کے رد میں نازل ہوئی قرآن کریم کی مخالفت کرنا اس کے مقابلے میں لهو الحدیث لانا مشرکین مکہ کا دستور اور ان کا طریقہ تھا۔

مزید آیات قرآنی ملاحظہ کیجیے:

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا (۱۷)

"اور یہ (قرآن) کتاب ہے ہم نے اتارا ہے اس کو، بابرکت ہے، تصدیق کرنے والی ہے اُس (وحی) کی جو اس سے پہلے (نازل ہوئی) اور اس لیے تاکہ ڈرائیں آپ مکہ (والوں) کو اور جو اس کے ارد گرد ہیں۔" (۱۸)

اور فرمایا:

كَلَّآ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ (۱۹)

"ہرگز نہیں، یہ تو ایک نصیحت ہے اب جس کا جی چاہے اس سے سبق حاصل کرے۔" (۲۰)

جب رسول کریم ﷺ نے اہل مکہ اور اس کے مضافاتی علاقوں کے رہنے والوں کو ڈرایا اور کلام الٰہی سنایا تو اُن لوگوں نے قرآن کریم کو جھٹلایا۔ اللہ تعالیٰ نے ان منکرین قرآن کی مذمت کی اور اپنے رسول کریم ﷺ کو تسلی دی اور فرمایا:

فَذَرْنِيْ وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ۭ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ

"پس (اے حبیب) آپ ﷺ چھوڑ دیجیے مجھے اور اسے جو اس کتاب کو جھٹلاتا ہے اب ہم انہیں بتدریج تباہی کی طرف لے جائیں گے اس طرح کہ انہیں علم تک نہ ہوگا۔" (۲۲)

مشرکین مکہ قرآن کریم کو جھٹلانے کے ساتھ ساتھ حضور ﷺ کی شان میں گستاخیاں بھی کرنے لگے اور انہوں نے آپ ﷺ کو مجنون قرار دے دیا جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہوا:

لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۔ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ (۲۳)

"جب وہ سنتے ہیں قرآن اور وہ کہتے ہیں کہ یہ تو مجنون ہے حالانکہ وہ نہیں مگر سارے جہانوں کے لیے نصیحت

مزخرف" (۲۴)

اللہ تعالیٰ نے ان کی بات مخالفت کی اور فرما دیا کہ آپ مجنون نہیں ہیں ارشاد ہوا

مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ (۲۵)

"آپ اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں ہیں۔" (۲۶)

اور فرمایا:

وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ (۲۷)

"اور تمہارا یہ ساتھی کوئی مجنون تو نہیں" (۲۸)

اور فرمایا:

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ (۲۹)

"کہ یہ (قرآن) ایک معزز قاصد کا (لایا ہوا) قول ہے۔" (۳۰)

اور فرمایا:

وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ (۳۱)

"اور یہ (قرآن) کسی شیطان مردود کا قول نہیں" (۳۲)

اور ارشاد فرمایا:

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ـ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ (۳۳)

"بیشک وہ لوگ جنہوں نے قرآن کو ماننے سے انکار کیا جب وہ ان کے پاس آیا (تو وہ بہت دھرم لوگ ہیں) اور بیشک یہ بڑی عزت (حرمت) والی کتاب ہے۔ اس کے نزدیک نہیں آسکتا باطل نہ اس کے سامنے سے اور نہ پیچھے سے یہ اتری ہوئی ہے بڑے حکمت والے سب خوبیاں سراہے کی طرف سے" (۳۴)

جب رسول اکرم ﷺ نے اسلام کی تبلیغ شروع کی اور قرآن مجید کی پے در پے نازل ہونے والی سورتوں کو آپ نے سنانا شروع کیا تو مکہ میں کھلبلی مچ گئی اور مخالفتوں کا ایک طوفان اٹھ کھڑا ہوا۔ چند مہینے اس حال پر گزر رہے تھے کہ حج کا زمانہ آ گیا اور مکہ کے لوگوں کو یہ فکر لاحق ہوئی کہ اس موقع پر تمام عرب سے حاجیوں کے قافلے آئیں گے اگر محمد ﷺ نے ان قافلوں کی قیام گاہوں پر جا جا کر آنے والے حاجیوں سے ملاقاتیں کیں اور حج کے اجتماعات میں جگہ جگہ کھڑے ہو کر قرآن جیسا بے نظیر اور موثر کلام سنانا شروع کر دیا تو عرب کے ہر گوشے تک ان کی دعوت پہنچ جائے گی اور نہ معلوم کون کون اس سے متاثر ہو جائے اس لیے قریش کے سرداروں نے ایک کانفرنس کی جس میں طے کیا گیا کہ حاجیوں کے آتے ہی اُن کے اندر محمد ﷺ کے خلاف پروپیگنڈا شروع کر دیا

جائے۔ اس بات پر اتفاق ہو جانے کے بعد ولید بن مغیرہ نے حاضرین سے کہا کہ اگر آپ لوگوں نے محمد ﷺ کے متعلق مختلف باتیں لوگوں سے کہیں تو ہم سب کا اعتبار جاتا رہے گا اس لیے ایک بات طے کر لیجیے جسے سب بالاتفاق کہیں۔ اس پر ابوجہل نے ولید سے کہا کہ تم محمد کے بارے میں کوئی بات کہو۔ ولید نے کہا کہ تم عرب کے لوگوں سے کہو یہ شخص جادوگر ہے یہ ایسا کلام پیش کر رہا ہے جو آدمی کو اس کے باپ، بھائی، بیوی اور سارے خاندان سے جدا کر دیتا ہے۔ ولید کی اس بات کو سب نے قبول کر لیا۔ (۳۵)

اس واقعہ کا ذکر سورہ مدثر میں آیا ہے ارشاد ہوا:

فَقَالَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ. اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ (۳۶)

"آخر بولا کہ یہ کچھ نہیں ہے مگر ایک جادو جو پہلے سے چلا آرہا ہے، یہ تو ایک انسانی کلام ہے۔" (۳۷)

آیت مذکورہ سے بھی ثابت ہوا کہ مشرکین مکہ بالاتفاق قرآن کریم پر اعتراض کر رہے تھے اور اس قرآن کو انہوں نے انسانی کلام بھی قرار دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مشرکین مکہ کو چیلنج کر دیا کہ اگر یہ کسی انسان کا کلام ہے تو پھر سب انسان مل کر ایسا کلام بنالاؤ ارشاد ہوا:

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا (۳۸)

"(بطور چیلنج) کہہ دو کہ اگر اکٹھے ہو جائیں سارے انسان اور سارے جن اس بات پر کہ لے آئیں اس قرآن کی مثل تو ہرگز نہیں لاسکیں گے اس کی مثل اگرچہ وہ ہو جائیں ایک دوسرے کے مددگار" (۳۹)

اور فرمایا:

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ. فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ۔ الخ (۴۰)

"آپ فرمائیے (اگر ایسا ہے) تو تم بھی لے آؤ دس سورتیں اس جیسی گھڑی ہوئی اور بلالو (اپنی مدد کے لیے) جس کو بلا سکتے ہو اللہ تعالیٰ کے سوا اگر تم (اس الزام تراشی میں) سچے ہو۔ پس اگر وہ نہ قبول کر سکیں تمہاری دعوت تو پھر جان لو کہ یہ قرآن محض علم الٰہی سے اتارا گیا ہے۔" (۴۳)

مشرکین مکہ جب قرآن کی مثل دس سورتیں بھی بنا کر نہ لا سکے تو فرمایا:

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (۴۴)

"کیا یہ کافر کہتے ہیں کہ اس نے خود گھڑ لیا ہے اسے آپ فرمائیے پھر تم بھی لے آؤ ایک سورت اس جیسی

اور (امداد کے لیے) بلا لو جن کو تم بلا سکتے ہو اللہ کے علاوہ اگر تم (اپنے الزام میں) سچے ہو۔" (۴۵)

پھر فرمایا:

اَمْ يَقُولُونَ تَقَوَّلَهُ ج بَلْ لَّا يُؤْمِنُونَ ج ۔ فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِ إِنْ كَانُوا صٰدِقِينَ (۴۶)

"کیا وہ لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے خود ہی (قرآن) گھڑ لیا ہے درحقیقت یہ بے ایمان ہیں پس (گھڑ کر) لے آئیں وہ بھی اس جیسی کوئی (روح پرور) بات اگر وہ سچے ہیں۔" (۴۷)

ان چند آیات اور ان آیات کا شانِ نزول اور ان کی تفاسیر کے بعد کوہِ صفا کا واقعہ دیکھئے:

اللہ تعالیٰ نے اعلانِ نبوت کے چوتھے سال رسول اکرم ﷺ کو حکم دیا:

وَ اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ (۴۸)

"آپ ڈرایا کریں اپنے قریبی رشتہ داروں کو۔" (۴۹)

چنانچہ رسول ﷺ کوہِ صفا پر تشریف لے گئے اور اہلِ قریش کو آواز دی، لوگ جمع ہو گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"اگر میں کہوں کہ پہاڑ کے پیچھے سے ایک لشکر آ رہا ہے تو تم کو یقین آ جائے گا" سب نے یک زبان ہو کر کہا ضرور، کیوں کہ ہم نے آپ کو ہمیشہ سچا اور امین ہی پایا ہے" آپ ﷺ نے فرمایا "تم لوگوں کو عذابِ الٰہی سے ڈرا رہا ہوں۔ اگر تم ایمان نہ لاؤ گے تو تم پر عذابِ الٰہی نازل ہوگا۔" یہ سن کر اہلِ قریش ناراض ہو گئے۔ (۵۰)

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ اہلِ قریش نے رسول کریم ﷺ کو پورے ۴۳ سال دیکھا، آزمایا، پرکھا، ہمیشہ سچا اور امانت دار پایا۔ لیکن جیسے ہی آپ نے انہیں اللہ کا کلام سنایا وہ لوگ آپ کے مخالف ہو گئے، انہوں نے حضور اکرم ﷺ کا انکار نہیں کیا بلکہ قرآن کریم کا انکار کیا۔ پیش کی گئی تمام آیات سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ مشرکین مکہ حضور اکرم ﷺ کے اقوال و افعال کے منکر نہیں تھے وہ تو آپ ﷺ کی ۴۳ سالہ زندگی کے چشم دید گواہ تھے، آپ ﷺ کے قدردان تھے وہ صرف اور صرف اس کلامِ الٰہی یعنی قرآن کریم کے مخالف تھے جو آپ ﷺ پر وحی کیا جا رہا تھا۔ اس بات کو حضور ﷺ کی زبانی بھی بیان فرمایا گیا ہے آیات قرآنی ملاحظہ کیجیے:

اَمْ يَقُولُونَ افْتَرٰىهُ ط قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهُ فَلَا تَمْلِكُونَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا (۵۱)

"ان کا کہنا یہ ہے کہ رسول نے اسے خود گھڑ لیا ہے۔ ان سے کہو، اگر میں نے اسے خود گھڑ لیا ہے، تو تم مجھے خدا کی پکڑ سے کچھ بھی نہ بچا سکو گے۔" (۵۲)

اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰى اِلَيَّ (۵۳)

"میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میرے پاس بھیجی جاتی ہے" (۵۴)

اور فرمایا:

وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ .... الخ۔ (۵۵)

"اور وحی کیا گیا ہے میری طرف یہ قرآن تاکہ میں ڈراؤں تمہیں اس کے ساتھ اور (ڈراؤں) اسے جس تک یہ پہنچے۔"(۵۶)

مذکورہ حوالاجات قرآنی سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور اکرم رحمتِ عالم ﷺ نے قرآن کریم اپنی جانب سے اپنی خواہش سے خود نہیں گھڑا، خود نہیں لکھا اور نہ ہی کسی انسان نے انہیں سکھایا ہے بلکہ یہ قرآن کریم ہے جو حضور اکرم ﷺ پر نازل کیا گیا۔ مشرکین مکہ قرآن کریم کے منکر تھے۔ رسول کریم ﷺ کی احادیث یعنی آپ کی اچھی باتوں کے منکر نہیں تھے وہ آپ ﷺ کی باتیں مانتے تھے لیکن انہوں نے قرآن کریم کو ماننے سے احتراز کیا۔

اللہ تعالیٰ نے ان تمام کی آیات جن کے مخاطب مشرکین مکہ تھے ان سے یہی کہا کہ یہ قرآن وحی الٰہی ہے جو رسول کریم ﷺ پر نازل کی جاتی ہے۔ اب ایک بار پھر سورہ نجم کی آیات پر نظر ڈالیں:

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۔ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى (۵۷)

"اور نہیں کہتے اپنی خواہش سے یہ (قرآن کریم) وحی ہے جو ان کی جانب نازل کی جاتی ہے"۔

مذکورہ بالا تحقیق سے واضح ہوا کہ "وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوٰى" سے مراد حدیثی روایات یا تاریخی واقعات نہیں جو ہمارے بزرگوں نے جمع کر کے کتابی صورتوں میں مدون کیا بلکہ اس سے مراد قرآن کریم ہے جو حضور اکرم رحمت عالم ﷺ کے قلب اطہر پر بذریعہ جبرائیل علیہ السلام نازل کیا گیا۔

حواشی

۱) سورۃ النجم: ۳-۴
۲) جالندھری، فتح محمد خان، قرآن حکیم مترجم، (لاہور، تاران فاؤنڈیشن، اگست ۲۰۱۱ء)، ص ۶۶۳
۳) مودودی، سید ابوالاعلیٰ، تفہیم القرآن، (لاہور، ادارہ ترجمان القرآن، دسمبر ۱۹۹۷ء)، جلد پنجم، ص ۱۸۸-۱۸۹
۴) سورۃ النحل: ۱۰۳
۵) الازہری، پیر محمد کرم شاہ، جمال القرآن، (لاہور، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، نومبر ۱۹۸۴ء)، ص ۲۵۸
۶) سورۃ الرحمٰن: ۱-۴
۷) بریلوی، احمد رضا خان، قرآن عظیم، (کراچی، تاج کمپنی لمیٹڈ، ۱۹۸۸ء)، ص ۸۲۶
۸) مرادآبادی، سید نعیم الدین، خزائن العرفان، (کراچی، تاج کمپنی لمیٹڈ، ۱۹۸۸ء)
۹) سورۃ الزمر: ۲۳
۱۰) ترجمہ مولانا احمد رضا خان بریلوی
۱۱) خزائن العرفان حاشیہ آیت مذکورہ
۱۲) سورۃ الفرقان: ۶

۱۳) ترجمہ مولانا احمد رضا خان بریلوی

۱۴) تفہیم القرآن، جلد چہارم، ص ۸، مطبوعہ ادارہ ترجمان القرآن

۱۵) ترجمہ: احسن البیان، حاشیہ آیت مذکورہ

۱۶) تفہیم القرآن، جلد چہارم، ص ۹

۱۷) سورہ انعام: ۹۳

۱۸) جمال القرآن ترجمہ آیت مذکورہ

۱۹) الحاقہ: ۵۴_۵۵

۲۰) ترجمہ: سید ابوالاعلیٰ مودودی

۲۱) سورہ قلم: ۴۴

۲۲) جمال القرآن ترجمہ آیت مذکورہ

۲۳) سورہ قلم: ۵۱_۵۲

۲۴) جمال القرآن ترجمہ آیت مذکورہ

۲۵) سورہ قلم: ۲

۲۶) جمال القرآن ترجمہ آیت مذکورہ

۲۷) سورہ التکویر: ۲۲

۲۸) جمال القرآن ترجمہ آیت مذکورہ

۲۹) سورہ التکویر: ۱۹

۳۰) جمال القرآن ترجمہ آیت مذکورہ

۳۱) سورہ التکویر: ۲۵

۳۲) جمال القرآن ترجمہ آیت مذکورہ

۳۳) سورہ حم السجدہ: ۴۱_۴۲

۳۴) جمال القرآن ترجمہ آیت مذکورہ

۳۵) تفہیم القرآن، جلد ششم، ص ۱۳۹_۱۴۰

۳۶) سورہ الحاقہ: ۴۴_۴۵

۳۷) ترجمہ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی

۳۸) سورہ بنی اسرائیل: ۸۸

۳۹) جمال القرآن ترجمہ آیت مذکورہ

۴۰) سورہ ہود: ۱۳_۱۴

۴۱) جمال القرآن ترجمہ آیت مذکورہ

۴۲) سورہ یونس: ۳۸

۴۳) جمال القرآن ترجمہ آیت مذکورہ

۴۴) سورہ یونس: ۳۸

۴۵) جمال القرآن ترجمہ آیت مذکورہ

۴۶) سورہ طور: ۳۳_۳۴

۴۷) جمال القرآن ترجمہ آیت مذکورہ

۴۸) سورہ الشعراء: ۲۱۲

۴۹) جمال القرآن ترجمہ آیت مذکورہ

۵۰) شبلی نعمانی، سیرت النبیؐ جلد اول، ص ۲۱۰، بحوالہ بخاری، جلد دوم، ص ۷۰۴، ناشرین [illegible] لاہور ۱۹۹۱ء

۵۱) سورہ الاحقاف: ۸

۵۲) ترجمہ: مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی

۵۳) سورہ الاحقاف: ۹

۵۴) ترجمہ: مولانا مودودی

۵۵) سورہ انعام: ۱۹

۵۶) جمال القرآن ترجمہ آیت مذکورہ

۵۷) سورہ النجم: ۳_۴